قُلۡ اِنَّ الۡفَضۡلَ بِيَدِ اللّٰهِ ۚ يُؤۡتِيۡهِ مَنۡ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيۡمٌ (آل عمران 74)
روزنامہ
الفضل
لندن
مدیر۔ ابو سعید
Online Edition
جمعۃ المبارک 06 اگست 2021ء | 26 ذوالحج 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:185

ارشادِ باری تعالیٰ

وَ مَاۤ اَمۡوَالُكُمۡ وَ لَاۤ اَوۡلَادُكُمۡ بِالَّتِيۡ تُقَرِّبُكُمۡ عِنۡدَنَا زُلۡفٰۤی اِلَّا مَنۡ اٰمَنَ وَ عَمِلَ صَالِحًا ۫ فَاُولٰٓئِكَ لَهُمۡ جَزَآءُ الضِّعۡفِ بِمَا عَمِلُوۡا وَ هُمۡ فِی الۡغُرُفٰتِ اٰمِنُوۡنَ ﴿۳۸﴾

(سباء: 38)

ترجمہ: اور تمہارے اموال اور تمہاری اولاد ایسی چیزیں نہیں جو تمہیں ہمارے نزدیک مرتبہ قرب تک لے آئیں سوائے اس کے جو ایمان لایا اور نیک اعمال بجا لایا پس یہی وہ لوگ ہیں جن کو اُن کے اعمال کے بدلے جو وہ کرتے تھے، دُہری جزا دی جائے گی اور وہ بالاخانوں میں امن کے ساتھ رہنے والے ہیں۔

فرمانِ خلیفہ وقت

پاکیزہ اولاد کا حصول دعا سے ممکن ہے

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

ایک جگہ حضرت زکریا علیہ السلام کے ذریعہ دعا سکھائی اور وہ دعا یہ ہے کہ رَبِّ هَبۡ لِیۡ مِنۡ لَّدُنۡكَ ذُرِّيَّةً طَيِّبَةً ۚ اِنَّكَ سَمِيۡعُ الدُّعَآءِ (آل عمران: 39) اے میرے رب مجھے اپنی جناب سے پاکیزہ ذریت، اولاد عطا کر۔ یقیناً تُو بہت دعائیں سننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خود یہ دعا سکھائی کہ مَیں دعائیں سننے والا ہوں۔ اس لئے تم بھی کہو کہ اے اللہ تُو دعا سننے والا ہے۔ اس لئے ہماری دعائیں قبول کر اور ہمیں پاک اولاد بخش۔

پس جب پاکیزہ اولاد کی خواہش ہو تو اس کے لئے دعا بھی ہونی چاہئے لیکن ساتھ ہی ماں باپ کو بھی ان پاکیزہ خیالات کا اور نیک اعمال کا حامل ہونا چاہئے جو نیکوں اور انبیاء کی صفت ہیں۔ ہر ماں اور باپ کو وہ اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ بعض دفعہ مائیں دینی امور کی طرف توجہ دینے والی ہوتی ہیں، عبادات کرنے والی ہوتی ہیں تو مرد نہیں ہوتے۔ بعض جگہ مرد ہیں تو عورتیں اپنی ذمہ داری پوری نہیں کر رہیں۔ اولاد کے نیک ہونے اور زمانے کے بد اثرات سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ اولاد کی خواہش اور اولاد کی پیدائش سے بھی پہلے مرد عورت دونوں نیکیوں پر عمل کرنے والے ہوں۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ کے واقعات میں ایک واقعہ ملتا ہے جس میں اولاد ہونے کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک شخص کے لئے دعا ہے۔ لیکن اس دعا کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مشروط کر دیا اور مشروط کیا اس شخص کے اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرنے سے۔ وہ شخص ابھی احمدی بھی نہیں تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت میں نہیں آیا تھا لیکن شاید اس کی کوئی نیکی تھی جس کی وجہ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس کے لئے دعا کی۔ یہ منشی عطا محمد صاحب پٹواری ہیں۔ کہتے ہیں کہ میں غیر احمدی

بقیہ صفحہ 4 پر

اس شمارہ میں

تجھ سے ملی ہے ہم کو ابد تاب زندگی (منظوم)
نقل کا بڑھتا ہوا رجحان
حالات زندگی
مکرم ضمیر احمد ندیم کی یاد میں

فرمانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

سات سال کی عمر سے بچوں کو نماز کا پابند بنائیں

عَنۡ عَمۡرِو بۡنِ شُعَيۡبٍ عَنۡ اَبِيۡهِ عَنۡ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ مُرُوۡٓا اَوۡلَادَكُمۡ بِالصَّلَاةِ وَهُمۡ اَبۡنَآءُ سَبۡعِ سِنِيۡنَ وَاضۡرِبُوۡهُمۡ عَلَيۡهَا وَهُمۡ اَبۡنَآءُ عَشۡرٍ وَّفَرِّقُوۡا بَيۡنَهُمۡ فِی الۡمَضَاجِعِ

(سنن ابی داؤد۔ کتاب الصلوٰۃ باب متی یومر الغلام بالصلوٰۃ)

ترجمہ: حضرت عمرو بن شعیبؓ اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کہ اپنی اولاد کو سات سال کی عمر میں نماز کا حکم دو پھر دس سال کی عمر تک انہیں اس پر سختی سے کاربند کرو نیز ان کے بستر الگ الگ بچھاؤ۔

حضرت سلطان القلمؑ کے رشحاتِ قلم

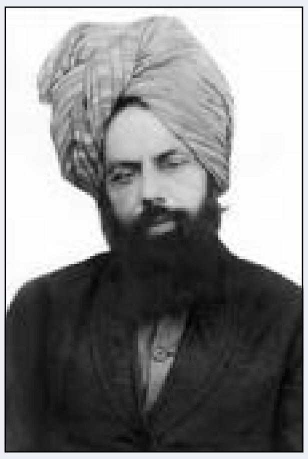

اولاد کو خدا تعالیٰ کے فرماں بردار بنانے کی سعی اور فکر کریں

’’پھر ایک اور بات ہے کہ اولاد کی خواہش تو لوگ بڑی کرتے ہیں اور اولاد ہوتی بھی ہے، مگر یہ کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ اولاد کی تربیّت اور ان کو عمدہ اور نیک چلن بنانے اور خدا تعالیٰ کے فرمانبردار بنانے کی سعی اور فکر کریں، نہ کبھی اُن کے لیے دُعا کرتے ہیں اور نہ مراتبِ تربیّت کو مدّ نظر رکھتے ہیں۔

میری اپنی تو یہ حالت ہے کہ میری کوئی نماز ایسی نہیں ہے جس میں مَیں اپنے دوستوں اور اولاد اور بیوی کے لیے دُعا نہیں کرتا۔ بہت سے والدین ایسے ہیں جو اپنی اولاد کو بُری عادتیں سکھا دیتے ہیں۔ ابتداء میں جب وہ بدی کرنا سیکھنے لگتے ہیں، تو ان کو تنبیہ نہیں کرتے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ دن بدن دلیر اور بے باک ہوتے ہیں......

......لوگ اولاد کی خواہش تو کرتے ہیں، مگر نہ اس لیے کہ وہ خادمِ دین ہو بلکہ اس لیے کہ دنیا میں ان کا کوئی وارث ہو اور جب اولاد ہوتی ہے تو اس کی تربیّت کا فکر نہیں کیا جاتا۔ نہ اس کے عقائد کی اصلاح کی جاتی ہے اور نہ اخلاقی حالت کو دُرست کیا جاتا ہے۔ یہ یاد رکھو کہ اس کا ایمان درست نہیں ہو سکتا جو اقرب تعلّقات کو نہیں سمجھتا۔ جب وہ اس سے قاصر ہے تو اور نیکیوں کی اُمیّد اس سے کیا ہو سکتی ہے؟۔ اللہ تعالیٰ نے اولاد کی خواہش کو اس طرح پر قرآن میں بیان فرمایا ہے رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَ ذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ وَّ اجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا۔ (الفرقان: 75) یعنی خدا تعالیٰ ہم کو ہماری بیویوں اور بچّوں سے آنکھ کی ٹھنڈک عطا فرماوے اور یہ تب ہی میسّر آ سکتی ہے کہ وُہ فسق و فجور کی زندگی بسر نہ کرتے ہوں بلکہ عِبادُ الرّحمٰن کی زندگی بسر کرنے والے ہوں اور خدا کو ہر شَے پر مقدّم کرنے والے ہوں اور آگے کھول کر کہہ دیا وَاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا۔ اولاد اگر نیک اور متّقی ہو تو ان کا امام ہی ہو گا۔ اس سے گویا متّقی ہونے کی بھی دُعا ہے۔‘‘

(ملفوظات جلد1 صفحہ562تا563 ایڈیشن 1988ء)

بیوی بچوں کے لئے دعا کی تاکید

’’اللہ تعالیٰ نے قرآن شریف میں یہ دُعا سکھلائی ہے کہ اَصۡلِحۡ لِیۡ فِیۡ ذُرِّيَّتِیۡ

(الاحقاف: 16)

میرے بیوی بچوں کی بھی اصلاح فرما۔ اپنی حالت کی پاک تبدیلی اور دُعاؤں کے ساتھ ساتھ اپنی اولاد اور بیوی کے واسطے بھی دُعا کرتے رہنا چاہیئے کیونکہ اکثر فتنے اولاد کی وجہ سے انسان پر پڑ جاتے ہیں اور اکثر بیوی کی وجہ سے۔‘‘

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 456 ایڈیشن 1988ء)

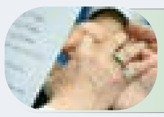

دربارِ خلافت

مسلمان لیڈر، بنک بیلنس بنانے کی بجائے عوام کا خیال رکھنے والے ہوں

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

اس تعلیم کو اگر دنیا کے وسیع تر تناظر میں دیکھا جائے تو کسی بھی ملک کے عوام بھوکے نہیں رہ سکتے، اُن کے حقوق کبھی پامال نہیں ہو سکتے۔ وہ ننگے نہیں رہیں گے۔ ٹی وی پر مختلف افریقن ممالک کی تصویریں دکھائی جاتی ہیں۔ بچے فاقوں کی زندگی گزار رہے ہیں۔ بہت سارے خوراک کی کمی کی وجہ سے قریب المرگ ہیں یا بڑھوتری اُن کی صحیح نہیں ہے۔ مالنورشڈ (Malnourished) ہیں۔ مائیں بھوکی ہیں۔ چھوٹے بچوں کو دودھ نہیں پلاسکتیں۔ پس اگر وسائل پر قبضہ کرنے کی سوچ کے بجائے حقوق کی ادائیگی پر توجہ دی جائے، محسنین بنتے ہوئے دوسروں کی صلاحیتوں کو بڑھایا جائے۔ خود غریبوں کو اُن کے پاؤں پر کھڑا کیا جائے تو یہ مسائل جو دنیا میں پیدا ہوئے ہوئے ہیں خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اگر مسلمان حکومتیں بھی اپنے ملکوں میں اس بات کا خیال رکھنے والی ہوں اور لیڈر اپنے بنک بیلنس بنانے کی بجائے عوام کا خیال رکھنے والے ہوں، محسنین بننے کی کوشش کرنے والے ہوں، تقویٰ پر چلنے والے ہوں تو اس خوبصورت تعلیم کے بعد کبھی ہمارے مسلمان ملکوں میں بے چینی اور غربت اور افلاس کی یہ حالت نہیں ہوسکتی۔ لیکن بدقسمتی سے سب سے زیادہ مسلمان ملکوں میں یہ حال ہے اور پھر غیر بھی اُس سے فائدہ اُٹھاتے ہیں۔ تو جب بھی مَیں نے لوگوں کے سامنے یہ بیان کیا کہ اگر یہ صورتحال ہو، اور تم لوگ بھی اگر انصاف سے کام لیتے ہوئے کام کرو تو یہ مسائل جو دنیا میں پیدا ہوئے ہوئے ہیں یہ خود بخود ختم ہو جائیں گے۔ اس پر اکثر یہی کہتے ہیں کہ اصل یہی چیز ہے اور یہ اسلام کی بڑی خوبصورت تعلیم ہے۔ لیکن جب اپنی مجلسوں میں واپس جاتے ہیں تو پھر ذاتی مفادات آڑے آجاتے ہیں۔ یعنی ملکی اور قومی مفادات کی دوڑ شروع ہو جاتی ہے۔ ملکی مفادات ضرور ہونے چاہئیں اگر وہ حق اور انصاف پر قائم رہتے ہوئے ہوں۔ دوسروں کا حق مار کے نہ ہوں تو پھر ضرور اُن پر عمل ہونا چاہئے۔ اور ظاہر ہے کہ پہلے خود انسان اپنے آپ کو سنبھالتا ہے۔ اسی طرح ملکوں کا فرض ہے کہ اپنے آپ کو سنبھالیں۔ لیکن دوسروں کی دولت پر قبضہ کرنے کے لئے اپنے ملکی مفادات کی آڑ کے بہانے بنانا یہ چیز غلط ہے۔ دوسروں کے مفادات پامال کر کے اپنے نام نہاد حق کو حاصل کرنے کی کوشش کرنا یہ غلط ہے۔ یہ سب چیزیں خود غرضی دکھانے والی ہیں۔ یا ایسی باتیں ہیں جو صرف فسادات کو فروغ دیتی ہیں۔ بہر حال ہر احمدی کا کام ہے کہ وہ تقویٰ پر چلتے ہوئے اور محسنین میں شمار ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے قرب کے نظارے دیکھنے کی کوشش کرے۔ اللہ تعالیٰ کی معیت میں آنے کی کوشش کرے اور یہی ایک صورت ہے جس سے ہم اپنی اصلاح کرنے والے بھی ہو سکتے ہیں اور معاشرے کو بھی اپنے محدود دائرے میں فساد سے بچا سکتے ہیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہئے کہ صِبۡغَۃَ اللّٰہِ بنتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی صفات اپنے دائرے میں، اپنی استعدادوں کے مطابق اختیار کرنے کی کوشش کریں۔ حقوق العباد کی ادائیگی کیلئے تیار رہیں تو یہ دنیا کی نعمتیں ہماری خادم بن جائیں گی۔ ہماری زندگی میں ان دنیاوی چیزوں کی حیثیت ثانوی ہو جائے گی اور پھر وہی بات کہ جب خالصتاً اللہ تعالیٰ کی خاطر انسان یہ کام کر رہا ہو گا تو پھر تقویٰ میں ترقی ہو گی۔ غرض کہ جس زاویے سے بھی ہم دیکھیں، خدا تعالیٰ کی رضا ہماری سوچوں کا محور ہونا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مضمون کو کہ احسان کرنے والوں کو وہ کس طرح نوازتا ہے، قرآنِ کریم میں ایک جگہ اس طرح بیان فرمایا ہے۔ فرماتا ہے بَلٰی ٭ مَنۡ اَسۡلَمَ وَجۡہَہٗ لِلّٰہِ وَ ہُوَ مُحۡسِنٌ فَلَہٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ ۪ وَ لَا خَوۡفٌ عَلَیۡہِمۡ وَ لَا ہُمۡ یَحۡزَنُوۡنَ۔ (البقرہ: 113) جان لو یہ سچ ہے کہ جو بھی اپنے آپ کو خدا کے سپرد کر دے اور وہ احسان کرنے والا ہو تو اُس کا اجر اُس کے رب کے پاس ہے۔ اور اُن لوگوں پر کوئی خوف نہیں اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب میری ذات تمہارا محور ہو جائے گا، صرف میرے ارد گرد تم گھومو گے تو میری رضا کا حصول ہو جائے گا۔ کلیۃً جب ایک مومن، متقی بندہ اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے سپرد کر دیتا ہے تو پھر اللہ تعالیٰ خود اُس کا متکفّل ہو جاتا ہے۔ اس کے تمام غم ختم ہو جاتے ہیں۔ اُس کی تمام فکریں اور خوف بے حیثیت ہو جاتے ہیں۔ جو شخص اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتے ہوئے اُس کے آگے خالص ہو کر جھکنے والا بن جائے، محسن ہوتے ہوئے اپنی تمام تر صلاحیتیں خدمتِ خلق اور خدمتِ انسانیت کے لئے صَرف کر دے تو اُس کو کیا غم اور خوف ہو گا؟ یہ دونوں کام ایسے ہیں جو حقیقی تقویٰ کی پہچان ہیں۔

(خطبہ جمعہ 3 فروری 2012ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

جلسہ سالانہ انگلستان 2021ء

پئیں گے عشق کے لبریز جام جلسہ پر
کچھ ایسا ہو گا وہاں اہتمام جلسہ پر
وہ فرط کیف کا اک اور ہی سماں ہو گا
جو ہوں گے سامنے پیارے امام جلسہ پر
دکھائی دیں گے ہر اک سمت پھول کھلتے ہوئے
حضور ہوں گے جونہی ہمکلام جلسہ پر
وہ سب کی خوشیوں کا منظر بھی دیدنی ہو گا
کہیں گے آقا جو سب کو سلام جلسہ پر
یقین کے سائے میں تجدید عہدِ بیعت سے
ملے گا عشق کے جذبوں کو نام جلسہ پر
خوشی سے جھوم اٹھیں گے تمام اہل وفا
جب ان پہ برسیں گے ڈھیروں انعام جلسہ پر
پھر اس کی خوشبو کہ پھیلے گی سارے عالم میں
حضور دیں گے جو سب کو پیام جلسہ پر
یہ اپنے آپ میں مہکے گا گلشنِ مہدی
کریں گی اس میں بہاریں قیام جلسہ پر

صمد قریشی

تجھ سے ملی ہے ہم کو ابد تاب زندگی

تجھ سے ملی ہے ہم کو ابد تاب زندگی
تجھ پر ختم ہوئی ہے خلافت کی اک صدی
تو ہے تو ہم ہیں کارِ گہہ جاں میں مستعد
تجھ سے لہو میں رنگ ہے دل میں شگفتگی
تجھ کو خدا نے خلق کیا اہتمام سے
تجھ میں جھلک ہے مہدی دوراں کے نور کی
پیکر ترا تراش کے آئینہ کر دیا
آواز میں تری ہے فرشتوں کی راگنی
خوشبو کہاں سے آئی کہ حیراں ہوا چمن
نکہت ترے وجود کی گلشن میں آگئی
اک بار جو کیا ہے ارادہ، ٹلا نہیں
تو نے یہ بازی جیت کے ہاری نہیں کبھی
سن کر ترے خطاب جلالت مآب کو
خستہ تنوں کو ایک نئی زندگی ملی
خالد مجھے خلافت حقہ سے پیار ہے
اس کے لئے ہی وقف ہے میری یہ شاعری

ڈاکٹر عبد الکریم خالد

خالد محمود شرما۔ ایڈیشنل قائد تعلیم انصاراللہ کینیڈا

افراد جماعت دینی علوم میں مہارت حاصل کریں

کہتے ہیں کہ نقل کے لئے عقل چاہیے مگر جس طرح کی نقل ان دنوں ہمارے ہاں چل رہی ہے تو کہنا پڑے گا کہ عقل ہے محو تماشائے لب بام ابھی۔ اتفاق سے میں ایک دن پاکستانی ٹی وی ٹاک شو پروگرام دیکھ رہا تھا جس میں پروگرام کے میزبان وزیر تعلیم سے گفتگو فرما رہے تھے اور چیخ چیخ کر وزیر موصوف سے پوچھ رہے تھے کہ امتحانات میں نقل کا رجحان بڑھتا ہی چلا جا رہا ہے اور طلباء بڑی دیدہ دلیری سے سرعام نقل لگاتے ہیں ایک ویڈیو میں یہ منظر دیکھا تو واقعتاً عقل گم ہوگئی کہ یہ ہو کیا رہا ہے بچے اپنے موبائل کے واٹس ایپ پر آنے والے سوالات کے جوابات کی تازہ رسد سے فائدہ اٹھا رہے تھے۔ ابھی میں اس انتظار میں ہی تھا کہ کب میری گمشدہ عقل واپس آتی ہے کہ مجھے بھی واٹس ایپ پر ایک ’’بوٹی‘‘ ملی جس پرہنسی کے حوالے سے غالب کا ایک شعر مجھے چھیڑنے لگا:

پہلے آتی تھی حالِ دل پہ ہنسی
اب کسی بات پر نہیں آتی

مگر ہنسی کا گم ہو جانا تو حساس ہونے کا نتیجہ ہے۔ تفکر کی نشانی ہے اور سنجیدہ سوچ کی غمازی ہے مگر جہاں اقدار کا بیڑہ غرق ہو گیا ہو اور پوری نسل ہی انحطاط کا شکار ہو وہاں نظام کا بھٹہ تو بیٹھے گا خیر جب وزیر تعلیم جلی کٹی سن کر ذرا سنجیدہ ہوئے تو کہنے لگے سائیں یہ کلچر ہے اب کس کس کو روکا جا سکتا ہے۔

ہماری جماعت میں ذیلی تنظیموں بالخصوص مجلس انصار اللہ کے امتحانات کے حوالے سے گزشتہ سال خاکسار کا ایک مضمون ’’قیادت تعلیم کے تحت تعلیمی امتحانات کی اہمیت‘‘ کے عنوان سے روزنامہ الفضل آن لائن مورخہ 2جولائی 2020ء کی اشاعت میں شائع ہوا تھا۔ جو روزنامہ الفضل آن لائن کی ویب سائٹ پر بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ آج ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ اس میں سے چند حوالے پیش کئے جائیں جن سے ان امتحانات کو نقل سے پاس کرنے کی شائد کوئی حوصلہ شکنی ہو سکے۔

مرکزی تعلیمی امتحانات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خواہش یہ تھی کہ افراد جماعت دینی علوم میں مہارت حاصل کریں اور پھر ان کے امتحانات بھی ہوں تاکہ ان کے علمی معیار کا اندازہ لگایا جاتا رہے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’چونکہ یہ ضروری سمجھا گیا ہے کہ ہماری اس جماعت میں کم از کم ایک سو آدمی ایسا اہل فضل اور اہل کمال ہو کہ اس سلسلہ اور اس دعویٰ کے متعلق جو نشان اور دلائل اور براہین قویّہ قطعیہ خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ہیں ان سب کا اس کو علم ہو۔ پس ان تمام امور کے لئے یہ قرار پایا ہے کہ اپنی جماعت کے تمام لائق اور اہل علم اور زیرک اور دانشمند لوگوں کو اس طرف توجہ دی جائے کہ وہ 24 دسمبر 1901ء تک کتابوں کو دیکھ کر اس امتحان کے لئے تیار ہو جائیں۔ تعطیلوں پر قادیان پہنچ کر امور متذکرہ بالا میں تحریری امتحان دیں۔‘‘

(فرمودہ 9 ستمبر 1901ء بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ 429 تا 430)

اسی تناظر میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

’’دسمبر کے آخر میں جو احباب کے واسطے امتحان تجویز ہوا ہے اس کو لوگ معمولی بات خیال نہ کریں اور کوئی اسے معمولی عذر سے نہ ٹال دے۔ یہ ایک بڑی عظیم الشان بات ہے اور چاہیئے کہ لوگ اس کے واسطے خاص طور پر اس کی تیاری میں لگ جاویں۔‘‘

(ذکر حبیب صفحہ 288)

پھر حضورؑ جماعت کو تفقہ فی الدین کی جانب توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ہماری جماعت کو علم دین میں تفقّہ پیدا کرنا چاہیے۔۔ ہمارا مطلب یہ ہے کہ وہ آیاتِ قرآنی و احادیث نبوی اور ہمارے کلام میں تدّبر کریں، قرآنی معارف و حقائق سے آگاہ ہوں۔ اگر کوئی مخالف ان پر اعتراض کرے تو اسے کافی جواب دے سکیں۔ ایک دفعہ جو امتحان لینے کی تجویز کی گئی تھی، بہت ضروری تھی۔ اس کا ضرور بندوبست ہونا چاہئے۔‘‘

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 211تا212)

دینی تعلیم سیکھنے کے بارے میں حضرت مصلح موعودؓ کا ایک ارشاد

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ فرماتے ہیں:

’’ان تینوں مجالس کو کوشش کرنی چاہئے کہ ایمان بالغیب ایک میخ کی طرح ہر احمدی کے دل میں اس طرح گڑ جائے کہ اس کا ہر خیال، ہر قول اور ہر عمل اس کے تابع ہو اور یہ ایمان قرآن کریم کے علم کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ جو لوگ فلسفیوں کی جھوٹی اور پُرفریب باتوں سے متاثر ہوں اور قرآن کریم کا علم حاصل کرنے سے غافل رہیں وہ ہرگز کوئی کام نہیں کر سکتے۔ پس مجالس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ کا یہ فرض ہے اور ان کی یہ پالیسی ہونی چاہئے کہ وہ یہ باتیں قوم کے اندر پیدا کریں اور ہر ممکن ذریعہ سے اس کے لئے کوشش کرتے رہیں لیکچروں کے ذریعہ، اسباق کے ذریعہ اور بار بار امتحان لے کر ان باتوں کو دلوں میں راسخ کیا جائے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو بار بار پڑھا جائے۔‘‘

(تقریر جلسہ سالانہ 27 دسمبر 1941ء بحوالہ سبیل الرشاد حصہ اوّل صفحہ 58 تا 59)

مطالعہ کتب اور امتحانات کے بارے میں قیادت تعلیم کو ہدایات

مورخہ 5جولائی 2005ء بروز منگل اراکین نیشنل مجلس عاملہ انصار اللہ کینیڈا کے ساتھ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میٹنگ کے دوران قائد تعلیم کو ہدایت فرمائی کہ ’’مطالعہ کتب میں اور امتحانات میں مجلس عاملہ کو بھی شامل کریں اور ان سے رپورٹ لیتے رہا کریں کہ کتنے صفحات کا مطالعہ کیا ہے۔ مقصد یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے خزانے میں سے حصہ لیتے رہیں۔‘‘

(بحوالہ سبیل الرشاد حصہ چہارم صفحہ 93، 19اگست 2005ء الفضل انٹرنیشنل)

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دورہ جرمنی 2005ء میں قائد تعلیم انصار اللہ کو فرمایا:

’’عاملہ ممبران کا بھی جائزہ لیں کہ کتنوں نے یہ کتاب پڑھی ہے۔ مرکزی طور پر سارے ملک کے انصار سے امتحان لیں فرمایا کسی کتاب کے چند صفحے دے دیں۔ بے شک کتاب دیکھ کر حل کر دیں۔ یہ کام کر لیں بہت بڑا کام ہے۔‘‘

(بحوالہ سبیل الرشاد حصہ چہارم صفحہ 98)

دعا کی درخواست

☆… مکرم شیخ ظافر احمد۔سیرالیون سے اعلان بھجواتے ہیں کہ:

مکرم نعیم احمد گوہر ریجنل مبلغ میامبا ریجن،سیرالیون کا کووڈ 19 کا ٹیسٹ پازیٹیو آیا ہے اور وہ حکومت کی جانب سے بنائے گئے کووڈ سینٹر میں زیر علاج ہیں۔ان کی اہلیہ کا بھی کووڈ 19 کا ٹیسٹ پازیٹیو آیا ہے اور کافی کمزوری ہے۔ان کے بچوں کو بخار ہے اور پوری فیملی قرنطینہ میں ہے۔احباب سے ان کی جلد اور مکمل شفا یابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے جلد صحت یاب فرمائے۔آمین۔

☆… مکرم سید عمار احمد اعلان بھجواتے ہیں کہ:

محترم اسلم انصاری صاحب، کراچی پاکستان کورونا کی وجہ سے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔احباب جماعت کی خدمت میں آپ کی جلد اور مکمل صحت یابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

☆… مکرم عطاء الحیٔ حال مقیم ملائشیا اعلان بھجواتے ہیں کہ:

خاکسار کے والد ملک منیر احمد اعوان صاحب سابق کارکن صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو دل کا عارضہ اور کرونا ہوا ہے تمام احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے جلد شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔آمین۔

سانحہ ارتحال

مکرم محمد اشرف کاہلوں یہ افسوسناک اطلاع بھجواتے ہیں کہ:

خاکسار کے کزن محمد الیاس منور کاہلوں صاحب آنریری کارکن دفتر صدر عمومی ربوہ مورخہ 21 جولائی 2021ء کو کینیڈا میں اپنے بیٹے مکرم انوار احمد کے ہاں بقضائے الٰہی وفات پا گئے ہیں۔انا للہ وانا الیہ راجعون۔

تدفین مقامی احمدیہ قبرستان میں ہوئی ہے۔ آپ شریف النفس،عبادت گزار،شب بیدار اور حسنِ خلق رکھنے والے انسان تھے۔نافع الناس وجود تھے۔پسماندگان میں بیوہ کے علاوہ ایک بیٹا،دو پوتے اور ایک پوتی چھوڑے ہیں۔اللہ تعالیٰ مرحوم سے مغفرت اور رحمت کا سلوک فرمائے۔احباب کرام سے مرحوم کے لئے دعائے مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: فرمان خلیفۂ وقت …… از صفحہ 1

تھا۔دین سے دُور ہٹا ہوا تھا۔ان کے ایک دوست تھے وہ انہیں احمدیت کی تبلیغ کیا کرتے تھے لیکن کہتے ہیں میں نے کبھی توجہ نہیں کی۔ایک دن انہوں نے مجھے بہت زیادہ اس بارے میں کہا اور میرے پیچھے پڑ گئے کہ میری باتیں سنو اور ان پہ غور کرو۔میں نے کہا اچھا اگر آپ یہی کہتے ہیں تو میں آپ کو ایک دعا کے لئے کہتا ہوں۔اگر وہ سنی گئی تو پھر میں غور کروں گا۔آپ کہتے ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں بھی قبول ہوتی ہیں تو ان کو میرے لئے دعا کے لئے کہیں اور دعا اس بات کی ہے کہ میری تین بیویاں ہیں کسی کی اولاد نہیں ہے۔ایک کے بعد دوسری شادی میں نے کی تا کہ اولاد پیدا ہو۔یہ دعا کریں کہ مجھے بیٹا عطا ہو اور بیٹا بھی پہلی بیوی سے ہو۔کہتے ہیں یہ خط انہوں نے میری طرف سے لکھ دیا۔کچھ عرصہ کے بعد مولوی عبدالکریم صاحب کی طرف سے جواب آیا کہ حضور نے دعا کی ہے۔حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا کی ہے اور فرمایا کہ آپ کو بیٹا عطا ہو گا لیکن شرط یہ ہے کہ آپ زکریا والی توبہ کریں۔منشی صاحب کہتے ہیں میں ان دنوں میں سخت بے دین تھا۔شرابی کبابی اور راشی ہوا کرتا تھا۔رشوت لینا میرا عام کام تھا۔مجھے کیا پتا ہونا تھا کہ زکریا والی توبہ کیا ہوتی ہے۔کہتے ہیں میں یہ پتا کرنے کے لئے کہ زکریا والی توبہ کیا ہے مسجد میں گیا تو مسجد کا امام مجھے مسجد میں دیکھ کر حیران ہوا کہ یہ شرابی کبابی کہاں سے آ گیا۔لیکن بہرحال جب میں نے سوال کیا تو میرے سوال کا وہ جواب نہیں دے سکا۔کہتے ہیں پھر میں مولوی فتح دین صاحب احمدی کے پاس دوسرے گاؤں میں گیا۔ان سے پوچھا تو انہوں نے کہا کہ زکریا والی توبہ بس یہ ہے کہ بے دینی چھوڑ دو۔حلال کھاؤ۔نماز روزے کے پابند ہو جاؤ اور مسجد میں زیادہ آیا کرو۔کہتے ہیں یہ سن کر میں نے ایسا کرنا شروع کر دیا۔شراب چھوڑ دی۔رشوت لینی بند کر دی۔نماز روزے کا پابند ہو گیا۔کہتے ہیں چار پانچ مہینے کا عرصہ گزرا ہو گا کہ ایک دن میری بڑی بیوی رونے لگی۔خیر اس کو دائی سے چیک کروایا تو اس نے جو بات کی اور وہ اس طرف شک کا اظہار تھا کہ شاید اولاد ہونے والی ہے۔بہرحال اس کی بات سن کر میں نے اس سے کہا کہ میں نے مرزا صاحب سے دعا کروائی ہے۔یہ اولاد ہونے کی نشانی ہے۔شک والی کوئی بات نہیں۔کہتے ہیں کچھ عرصہ بعد حمل کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو گئے تو میں نے لوگوں کو بتانا شروع کر دیا کہ میرے بیٹا پیدا ہو گا اور صحتمند اور خوبصورت بھی ہو گا۔چنانچہ بیٹا پیدا ہوا۔اور کہتے ہیں اس کے بعد میں نے بیعت کر لی اور اس علاقے کے بہت سے اَور لوگوں نے بھی بیعت کی۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ 14 جولائی 2017ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

آج کی دعا

اے خداوندِ قادر ومطلق!اگرچہ قدیم سے تیری یہی عادت اور یہی سنت ہے کہ تو بچوں اور امیوں کو سمجھ عطا کرتا ہے اور اس دنیا کے حکیموں اور فلاسفروں کی آنکھوں اور دلوں پر سخت پردے تاریکی کے ڈال دیتا ہے۔مگر میں تیری جناب میں عجز اور تضرع سے عرض کرتا ہوں کہ ان لوگوں میں سے بھی ایک جماعت ہماری طرف کھینچ لا جیسے تو نے بعض کو کھینچا بھی ہے۔اور ان کو بھی آنکھیں بخش اور کان عطا کر اور دل عنایت فرما تا وہ دیکھیں اور سنیں اور سمجھیں اور تیری اس نعمت کا جو تو نے اپنے وقت پر نازل کی ہے قدر پہچان کر اس کے حاصل کرنے کے لئے متوجہ ہو جائیں۔اگر تُو چاہے تو تُو ایسا کر سکتا ہے۔کیونکہ کوئی بات تیرے آگے انہونی نہیں۔

(ازالہ اوہام،روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 120)

یہ حضرت اقدس مسیح موعودؑ کی عامۃ المسلمین کے حق میں پیاری دعا ہے۔

ہمارے پیارے آقا سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسلسل بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے خصوصی دعاؤں کی تحریک فرما رہے ہیں۔آپ فرماتے ہیں:

دعا تو ہم ان کے لیے بھی کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ!اگر ان میں کوئی بھی شرافت کی رمق ہے تو اللہ تعالیٰ انہیں عقل دے اور انہیں سمجھ آ جائے لیکن عوام الناس کے لیے،عامۃ المسلمین کے لیے،زیادہ دعا کرنی چاہیے کہ اللہ تعالیٰ ان کو ان کے چنگل سے نجات دے۔بہرحال یہ ہمارے فائدے کے لیے مخالفت کرتے ہیں ایسی ایسی جگہوں پر احمدیت کا پیغام پہنچ رہا ہے جہاں پہلے نہیں پہنچتا تھا۔یا ہمارے ذریعہ سے نہیں پہنچ سکتا تھا اور پھر ان میں سے بعض لوگ خود رابطہ بھی کرتے ہیں۔پس ہمارا کام دعا کرنا ہے اور صبر کرنا ہے اور یہی بہترین ذریعہ ہے جو اِن شاءاللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی بھی عطا فرمائے گا۔ہمارا کام یہی ہے کہ ایک مسلمان کے لیے اپنے خیالات اور اپنے احساسات کو صاف رکھیں۔ان کے لیے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ جلد ان کی آنکھیں کھولے اور یہ زمانے کے امام کو ماننے اور پہچاننے والے بن جائیں۔

(خطبہ جمعہ 14/ مئی 2021ء)

ان دلوں کو خود بدل دے اے مرے قادر خدا
تو تو ربُّ العَالَمِیْن ہے اور سب کا شہریار
اک کرم کر پھیر دے لوگوں کو فُرقاں کی طرف
نیز دے توفیق تا وہ کچھ کریں سوچ وبچار
دن چڑھا ہے دشمنانِ دیں کا ہم پر رات ہے
اے مرے سورج نکل باہر کہ میں ہوں بے قرار
اے میرے پیارے فدا ہو تجھ پہ ہر ذرہ مرا
پھیر دے میری طرف اے سارباں جگ کی مہار

مرسلہ:مریم رحمٰن

محمد امجد خان۔ آسٹریلیا

حالات زندگی

مکرم ومحترم راجہ خورشید احمد منیر (مربی سلسلہ)

جماعت احمدیہ کے ایک انتہائی مخلص اور دیرینہ خادم مکرم راجہ خورشید احمد منیر صاحب، مربی سلسلہ مؤرخہ 2 اپریل 2021ء بروز جمعہ، برسبن آسٹریلیا میں بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔ مرحوم کی تدفین 4 اپریل 2021ء بروز اتوار مقبرہ موصیان نمبر 1، مسجد بیت الہدیٰ سڈنی میں ہوئی۔

حضورِ انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 18 جون 2021ء میں مکرم راجہ خورشید احمد منیر صاحب، مربی سلسلہ کا ذکرِ خیر کیا اور غائبانہ نمازِ جنازہ پڑھائی۔ ذیل میں مرحوم راجہ خورشید احمد منیر صاحب کے مختصر حالاتِ زندگی درج ہیں جو آپ کے بیٹے مکرم اسماعیل مبارک احمد صاحب، امیر ضلع مظفر آباد نے مرتب کیے ہیں۔

آپ کے والد کا نام اکبر علی اور دادا کا نام امان علی تھا۔ امان علی صاحب نے حضرت مسیح موعودؑ کے زمانہ میں ہی بیعت کی تھی۔ آپ کی والدہ روشن بی بی صاحبہ حضرت قاضی محمد اکبر صاحب (جن کے ذریعہ چار کوٹ کشمیر میں احمدیت کا نفوذ ہوا) کی ہمشیرہ تھیں۔ آپ کی پیدائش 1928ء میں چار کوٹ میں ہوئی۔ آپکے والد آپکی پیدائش سے چار ماہ پہلے ہی وفات پا گئے تھے۔ آپکی تربیت آپکی والدہ روشن بی بی صاحبہ نے کی جو پابند صوم وصلوٰۃ، عبادت گذار اور بہت نیک خاتون تھی۔ محترم راجہ خورشید احمد منیر صاحب کی تربیت پر اُن کا گہرا اثر تھا۔ ابتدائی تعلیم تعلیم الاسلام اسکول چار کوٹ میں حاصل کی۔ 1941ء میں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل ہوئے۔ حضرت میر محمد اسحاقؓ صاحب نے اس عمر میں ہی آپکی تہجد کی عادت کو دیکھتے ہوئے آپکی ڈیوٹی مدرسہ کے دوسری طلباء کو بھی اٹھانے پر لگا دی۔ آپ نے 1944ء میں اپنی زندگی خدمت اسلام کیلئے وقف کر دی۔ تقسیم پاک ہند کے بعد احمد نگر چلے آئے جہاں سے جامعہ احمدیہ کا قیام عمل میں آیا۔ وقتی طور پر جب آپکا وظیفہ جماعتی مشکلات کیوجہ سے بند ہو گیا تو جس کمرے میں آپ رہتے تھے اسی میں بچوں کے کھانے پینے کی چیزیں رکھ کر دکان کھول لی مگر تعلیم بند نہ ہونے دی۔ خود بتاتے تھے کہ دکانداری کوئی خاص نہ تھی اس لئے مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری اکثر آپ سے خریداری کرتے تا کہ آپ تعلیم جاری رکھ سکیں۔ 1948ء میں تحریک کشمیر کی لڑائی میں آپ کو احمدیہ فرقان بٹالین میں باغ سر بھبر کے مقام پر کام کرنیکا موقعہ ملا۔

محاذ جنگ میں بھی کچھ عرصہ رہے 1949ء میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ 1952ء میں جامعہ احمدیہ کی شاہد کی پہلی کلاس سے امتحان پاس کرنے کے بعد مربی سلسلہ کی حیثیت سے پاکستان کے مختلف مقامات اور کشمیر میں دینی خدمات انجام دیتے رہے۔ ڈیرہ اسماعیل خان میں اپنے نگرانی میں احمدیہ مسجد تعمیر کروائی۔ چکوال کی مسجد کی توسیع کروائی۔ گرمولہ ضلع گوجرانوالہ کی مسجد کا 1959ء میں سنگ بنیاد رکھا۔ (حال ہی میں اس مسجد کے مینار مخالفین کی طرف سے گرائے گئے اور کلمہ طیبہ مٹایا گیا)۔ آپ نے راولپنڈی چھاؤنی میں اپنا پرانا گھر مسمار کر کے نیا تعمیر کرنے کے بعد جماعت کو عطیہ کر دیا۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے از راہ شفقت قبول فرمایا۔ اور یہ بیت خورشید کے نام سے دینی مقاصد کے لئے جماعت کے

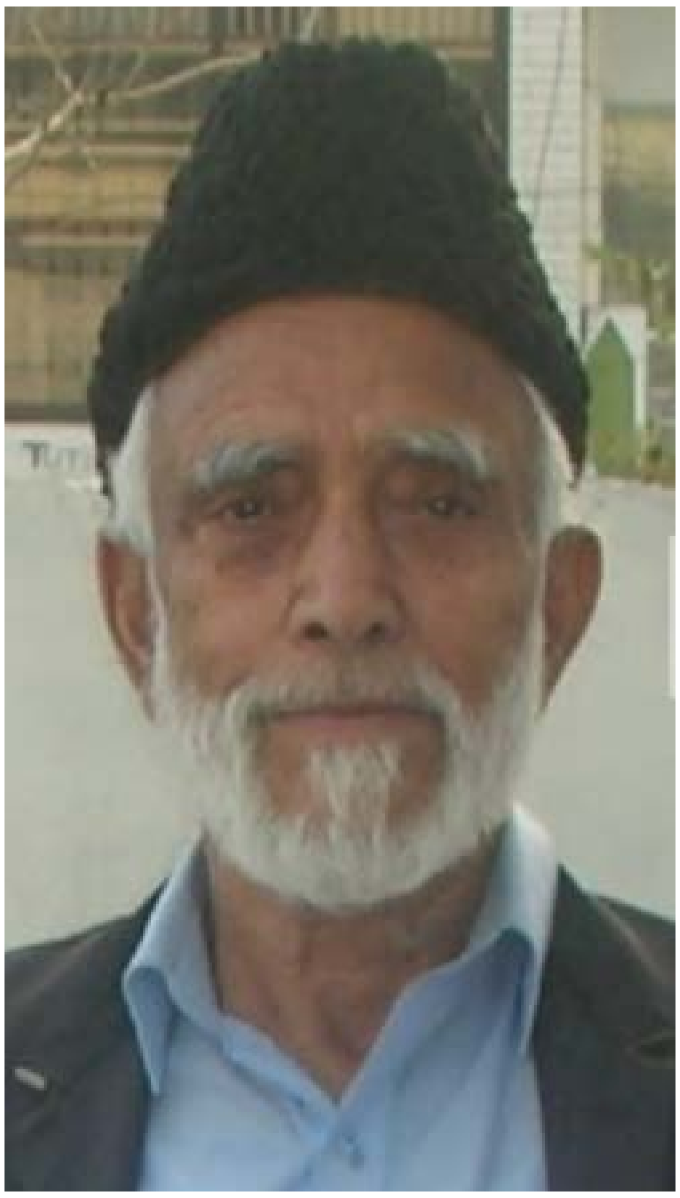

مکرم راجہ خورشید احمد منیر مرحوم

زیر استعمال ہے۔ یہاں برس ہا برس سے نمازیں اور جمعہ بھی ادا کیا جاتا رہا جو اَب گذشتہ چند ماہ سے بوجہ سرکاری حکم نامہ پر ادا نہیں ہو رہے ہیں۔

1974ء فسادات کے دوران آپ مربی سلسلہ مظفر آباد۔ باغ تراڑ کھل تعینات تھے۔ جون 1974ء میں ایک مشتعل ہجوم نے اس گھر پر حملہ کر دیا جہاں آپ رہائش پذیر تھے۔ آپ نے لائسنس یافتہ بندوق سے ہوائی فائر کرتے ہوئے پونے گھنٹے ہجوم کو روکے رکھا اور گھر میں نہ گھسنے دیا اسی دوران آپ ہجوم کے پتھراؤ سے زخمی بھی ہوئے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپکو اور گھر میں موجود بھانجے کی فیملی کو ہجوم سے محفوظ رکھا۔ اس حملہ کے بعد بھی آپ نے احباب جماعت سے رابطوں اور انہیں ثابت قدمی کی تلقین کا سلسلہ جاری رکھا۔ آپ دور دراز پہاڑوں پر رہائش پذیر احباب جماعت سے ملاقات کیلئے گھنٹوں پیدل سفر کر کے پہنچتے۔ اس حملے کے بعد جولائی 1974ء میں آپ چناری بازار (جو مظفر آباد سے 50 کلومیٹر کے فاصلے پر ہے) سے دریائے جہلم کے پاس کچھ مسافت پر رہائش پذیر دو احمدی احباب سے ملاقات کیلئے چناری بازار پہنچے تو وہاں کے لوگوں کو معلوم ہو گیا کہ یہ ایک احمدی مبلغ ہے اس پر انہوں نے آپکو پکڑ کر مارپیٹ کی اور احمدی احباب سے ملنے نہ دیا۔ آپ واپس مظفر آباد آ گئے اور اگلے روز پھر چناری چلے گئے۔ دریا پار کر کے احمدی احباب کے پاس پہنچے۔ خیریت دریافت کی اور تسلی دی کہ خدائی جماعتوں پر مشکلات اور ابتلاء آتے رہتے ہیں گھبرانا نہیں چاہیئے اور ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنا چاہیے۔ آپ کے پہنچنے کے کچھ دیر بعد خبر پھیلنے پر انکی برادری اور قصبے کے لوگ وہاں آ گئے آپ کو باہر نکال کر احمدی احباب کو باہر سے کنڈی لگا کر کمرے میں بند کر دیا۔

ان میں سے ایک شخص نے کہا تم بہت ڈھیٹ آدمی ہو کل مار کھا کر آج پھر آ گئے ہو اور انکو مارتے ہوئے کہنے لگے اسے چناری بازار کی مسجد میں لے چلو۔ کچھ فاصلہ پر بنے کھیت میں نرم زمین پر آپ نے لیٹ کر ایڑیاں پھنسا لیں۔ لوگ مارتے اور زور لگاتے رہے مگر خاص تگ و دو کے بعد بھی چند گز سے آگے نہ لیجا سکے۔ پھر وہ کہنے لگے کہ اسکو دریا میں پھینک دو اسی دوران وہ آپکو مارتے اور زور لگاتے تھک جاتے تو بیٹھ جاتے اور کچھ دیر بعد پھر مارنا اور زور لگانا شروع کر دیتے۔ لیکن وہ آپکو دریا کے قریب نہ لیجا سکے۔ اور عصر کا وقت ہونے پر آپ کو دھمکیاں دیتے ہوئے وہاں سے چلے گئے مظفر آباد ہنگامے میں آنکھ پر لگنے والی چوٹ ابھی مندمل نہ ہوئی تھی کہ اب ٹانگوں اور جسم کے دوسرے حصوں پر چوٹیں لگیں۔ کچھ دیر بعد آپ وہاں سے 25 کلومیٹر کے فاصلے پر ایک اور احمدی دوست کے گھر چلے گئے۔ اسی طرح آپ دیگر دور دراز کے جماعتوں پریم کوٹ۔ تراڑ کھل وغیرہ میں احمدی احباب سے ملکر انہیں ثابت قدمی کی تلقین کرتے۔

آپ بتایا کرتے تھے کہ ’’بعد ازاں جب مربیان کی حضرت خلیفۃ المسیح الثالثؒ سے ملاقات ہوئی تو صدر صاحب انجمن احمدیہ حضور کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ میری باری آنے پر حضور نے انکی طرف اشارہ کر کے فرمایا ’’میں نے ان سے کہا تھا کہ ہمیں اس مربی کے فکر نہیں یہ مربی تگڑا ہے۔‘‘

آپ ایک نڈر، خود دار اور ہر عُسر یُسر میں خدا تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھنے والے انسان تھے۔ کوئی مشکل پیش آتی یا کوئی کام کرنا درکار ہوتا تو پہلے فوراً نوافل ادا کرتے پھر وہ کام کرتے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد و نوافل باقاعدگی سے بلاناغہ ادا کرنے والے تھے۔ 2005ء میں آنیوالے خوفناک زلزلہ کے وقت آپ مظفر آباد میں، جہاں زلزلہ سے ہزاروں ہلاکتیں ہوئیں، اپنے کمرے میں اشراق کے نوافل ادا کر رہے تھے۔ زلزلہ دو اڑھائی منٹ جاری رہا لیکن آپ نے نماز نہیں توڑی۔ نماز مکمل کرنے کے بعد جب زلزلہ ختم ہو گیا آپ باہر آئے۔ تہجد میں باقاعدگی کا یہ عالم تھا کہ ایک مرتبہ جب کے آپکی عمر 85/86 برس کی ہو گی فیملی کے ساتھ کاغان ناران کی سیر کیلئے گئے وہاں ہوٹل میں بھی نماز تہجد ادا کی اور اونچی آواز میں تلاوت کی۔ 87 سال کی عمر تک باقاعدگی سے پورے روزے اور رمضان کے بعد شوال کے روزے رکھتے رہے۔ اس کے بعد جب ڈاکٹر نے بڑھاپے کیوجہ سے روزہ رکھنے سے منع کر دیا تو اس پر سخت افسوس کا اظہار کرتے۔ رمضان میں دو یا تین بار قرآن کا دور مکمل کرتے۔ اپنے بچوں کو بھی ان باتوں کے علاوہ خدا تعالیٰ سے پختہ تعلق خلیفۂ وقت سے رابطہ، کامل اطاعت اور حضرت مسیح موعودؑ کی کتب کے مطالعے کی وقتاً فوقتاً تلقین کرتے رہتے۔

آپ گذشتہ 6 برس سے برسبن (آسٹریلیا) میں اپنے بیٹے کے پاس مقیم تھے اور برسبن میں آپ کی وفات ہوئی اور سڈنی میں مقبرہ موصیان، ملحق مسجد بیت الہدیٰ میں آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

آپکی شادی حضرت رحیم شرما صاحبؓ کی بیٹی محترمہ امۃ الطیف صاحبہ سے ہوئی۔ آپکا نکاح حضرت غلام رسول راجیکی صاحبؓ نے 1961ء میں ربوہ میں پڑھایا اور دعا کروائی۔ آپکے چار بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔

بیٹے

1۔ اسماعیل مبارک احمد صاحب۔ امیر ضلع مظفر آباد

2۔ ڈاکٹر عمران احمد خورشید صاحب۔ نائب صدر جماعت لوگن ایسٹ (برسبن آسٹریلیا)

3۔ ذوالقرنین احمد صاحب، سیکرٹری تعلیم جماعت کینبرا آسٹریلیا

4۔ ذوالمعارج احمد صاحب۔ پاکستان

بیٹیاں

1۔خلعت باری صاحبہ اہلیہ تنسیم احمد صاحب یو کے

2۔ رفعت باری صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر مبشر احمد شرما صاحب کینیڈا

3۔عطیہ باری صاحبہ اہلیہ حافظ عبدالکریم بھٹی صاحب وائس پرنسپل مدرسۃالحفظ ربوہ۔

4۔ صبیحہ باری صاحبہ اہلیہ طاہر احمد ملک صاحب۔اسلام آباد پاکستان

آپ کہا کرتے تھے جو بیعت شدہ احمدی ہے وہ دین کے لئے ایک لحاظ سے وقف ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے آپکی اولاد اپنی اپنی جگہ پر حسب توفیق اللہ کے فضل سے جماعتی خدمت کی توفیق پا رہی ہیں۔ آپکے پوتے پوتیوں، نواسے نواسیوں میں (9) واقفین نو اور (2) حافظ قرآن ہیں۔

اپنے بیٹے مکرم ذوالقرنین احمد صاحب کو بیرون ملک روانگی پر اپنے ہاتھ سے 9 نصائح لکھ کر دیئے جن میں ایک نصیحت بھی دنیاداری سے متعلق نہیں تھی۔ وہ نصائح درج ذیل ہیں:

1۔’’شرائط بیعت ہفتہ میں کم از کم ایک بار اور کشتی نوح میں’’ہماری تعلیم‘‘مہینہ میں ایک بار ضرور توجہ سے پڑھیں۔اور انکی ہدایات کے مطابق اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کریں۔

2۔حسب سابق صبح کی نماز کے بعد بلند اور خوبصورت آواز میں قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے ضرور کرتے رہیں اور قرآن کریم کے متعلق تدبر،اورغوروفکرضرورکرتے رہیں۔ ہو سکے تو حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کا مطالعہ بھی کرتے رہیں۔ اس سے آپ کو بہت علمی اور روحانی فوائد حاصل ہوں گے۔

3۔ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کی کتب اور سلسلہ احمدیہ کے لٹریچر کا مطالعہ جاری رہے اور دوسرے احمدیوں کو بھی اس کی تلقین کرتے رہیں۔ یہ دجال کے جال سے بچنے اور اسکو توڑنے کیلئے نہایت کارآمد نسخہ ہے۔

4۔ جہاں جائیں یا رہیں وہاں امیر یا مبلغ سے قریبی رابطہ رکھیں اور انکے دینی کاموں میں جہاں تک ہو سکے مدون ومعاون رہیں۔

ان میں یا کسے احمدی میں ذاتی کمزوری دیکھیں تو حتی الوسع چشم پوشی سے کام لیں اور مناسب رنگ میں انہیں توجہ دلائیں۔ کسی کی ذاتی کمزوری دوسروں میں ہرگز نشر نہ کریں اور نہ خود کسی کی ذاتی کمزوری سے ٹھوکر کھائیں۔ ہاں اگر نظام سلسلہ میں کمزوری دیکھیں تو انہیں توجہ دلائیں اور اگر اصلاح نہ ہو تو خلیفۂ وقت کو مطلع کریں۔

5۔ احمدیوں کی تربیت اور دعوت الی اللہ کا کام ہمیشہ ہر روز جاری رکھیں۔ دعوت الی اللہ کا کام کبھی بند نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کو توفیق بخشے اور روح القدس تائید سے نوازتا رہے۔

6۔ اپنے صحت کا ہر روز ضرور خیال رکھیں۔ اگر صحت نہ ہو گی تو دینی یا دنیوی کام نہ ہو سکے گا۔ دوا کوئی ورزش سے بہتر نہیں۔ یہ نسخہ ہے کم خرچ بالانشین

7۔ ہمیشہ خلیفۂ وقت سے رابطہ ضرور رکھیں۔ اس میں کبھی کوتاہی نہ ہو۔ خلیفۂ وقت سے رابطہ رکھنے کیلئے مندرجہ ذیل طریق ہو سکتے ہیں:

(I) خلیفۂ وقت سے خط وکتابت۔ مہینے میں کم از کم دو دفعہ دعا کیلئے ضرور لکھیں۔ مناسب سمجھیں تو اپنے امور کے متعلق مشورہ اور خلیفۂ وقت جو مشورہ دیں اس پر ضرور عمل ہو۔

(II) حالات اجازت دیں تو اڑ کر خلیفۂ وقت کی خدمت میں حاضر ہوں۔

(III) خلیفۂ وقت کی صحت و سلامتی، درازی عمر، انکی دینی و دنیوی مقاصد میں کامیابی اور جو منصوبے وہ غلبہ اسلام کیلئے بنائیں ان میں انکی کامیابی۔ اور جو دعائیں وہ غلبہ اسلام کیلئے کر رہے ہوں۔ انکی ان دعاؤں کی قبولیت کیلئے عاجزانہ طور پر ہر روز دعائیں کرتے رہیں۔

8۔ اور پہلی اور آخری بات یہ ہے کہ دعاؤں سے کبھی ایک لمحے کیلئے بھی غافل نہ ہوں۔ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے، سوتے جاگتے دعاؤں آپکی زبان سے جاری رہیں۔ ہر ضرورت ہر مشکل کے وقت ماں سے بڑھکر پیار کرنیوالے اللہ تعالیٰ پر نظر رہے۔ ہر عسر اور یسر کے حالت میں اس سے تعلق مضبوط سے مضبوط تر ہو۔ دنیا وآخرت میں یقیناوہی ایک ہے جو ہمارے کام آنیوالا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ ہر لحہ آپکے اور آپکی نسلوں کے ساتھ ہو۔ آمین ثم آمین’’۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اور ہماری نسلوں کو اسکی توفیق عطا فرماوے اور انکی دعاؤں کا وارث بنائے۔ آمین

بقیہ: بیلجیئم میں تباہ کن سیلاب اور خدمتِ خلق...... از صفحہ 8

میں غیر ملکیوں اور مسلمانوں سے بہت نفرت کرتی تھی، آج آپ لوگوں کو دیکھ کر میری سوچ بلکل بدل گئی ہے، اور کہنے لگیں کہ میڈیا اسلام کی غلط تصویر لوگوں کے سامنے پیش کرتا ہے۔ آپ لوگ صحیح اسلام کی تعلیم لوگوں کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔

4. مؤرخہ 18 جولائی بروز اتوار مکرم توصیف احمد مربی سلسلہ وصدر مجلس خدام الاحمدیہ 59 خدام کی ٹیم کے ساتھ جس میں نیشنل عاملہ کے ممبرز اور قائدین شامل تھے ویروئیے شہر پہنچے، جہاں مکرم حافظ احسان سکندر مشنری انچارج نے اجتماعی دعا کروائی۔ اس پروگرام میں مکرم انور حسین نائب امیر، مکرم این اے شمیم صدر مجلس انصار اللہ بھی 18انصار کے ساتھ شامل ہوئے۔ اس طرح کل 77، افرادِ جماعت نے اس دن متاثرہ لوگوں کی مدد کی اور خدمتِ خلق کا فریضہ بخیر وخوبی سرانجام دیا۔ جماعت کی طرف سے دو سو افراد میں کھانا تقسیم کیا۔

5. مؤرخہ 19جولائی بروز سوموار مکرم توصیف احمد مربی سلسلہ و صدر مجلس خدام الاحمدیہ خاکسار چوہدری طاہر احمد گل نمائندہ روزنامہ الفضل اور دیگرممبران نیشنل عاملہ، 23خدام کے ساتھ ویروئیے شہر پہنچے، اس دن بھی، انصار شامل ہوئے، اس طرح ٹوٹل 34افراد جماعت کو خدمتِ خلق کرنے کی توفیق ملی۔ بیلجیئم کے نیشنل RTBF TV نے جماعت کی اس خدمت کو بہت سراہا اور مکرم مشنری انچارج صاحب کا انٹرویو اور خدام کی خدمت کرتے ہوئے پوری ایک وڈیو رپورٹ بنا کر ایک دن میں دو دفعہ خبروں میں دیکھائی، جسے لاکھوں افراد نے دیکھا۔ دوپہر میں جماعت کی طرف سے سو افراد میں کھانا تقسیم کیا گیا۔

6. مؤرخہ 24جولائی بروز ہفتہ مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ 20خدام کے ساتھ chaudfontaine شہر پہنچے، اس دن 4 انصار شامل ہوئے، اس طرح ٹوٹل 24افراد جماعت کو متاثرہ لوگوں کی مدد کرنے کی توفیق ملی۔ دوپہر میں جماعت کی طرف سے پچاس سے زیادہ افراد میں کھانا تقسیم کیا۔

7. مؤرخہ 25جولائی بروز اتوار مکرم مشنری انچارج حافظ احسان سکندر کی نگرانی میں 15خدام کے ساتھ Dinant شہر پہنچے، جہاں جماعت کو متاثرہ لوگوں کی مدد کرنے کی توفیق ملی۔ دوپہر میں جماعت کی طرف سے دو سو افراد میں کھانا تقسیم کیا۔

8. مؤرخہ 26جولائی بروز سوموار مکرم مشنری انچارج صاحب، مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ 19خدام کے ساتھ Dinant شہر پہنچے، جہاں افراد جماعت کو متاثرہ لوگوں کی مدد کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ دوپہر میں جماعت کی طرف سے سو افراد میں کھانا تقسیم کیا۔

9. مؤرخہ 27جولائی بروز منگل مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ 6خدام اور 3 انصار کے ساتھ Dinant شہر پہنچے، جہاں افراد جماعت کو متاثرہ لوگوں کی مدد کرنے کی توفیق ملتی رہی۔ اس دن ہومینٹی فرسٹ کی طرف سے فوڈ اسٹال لگایا گیا، جہاں لوگوں کو برگر بنا کر دیئے جاتے رہے اور دوسری کھانے کی اشیاء تقسیم کی گئیں۔ جن میں بریڈ، فروٹ، بسکٹس، دودھ، پانی وغیرہ شامل تھے۔ اس پروگرام میں مکرم مشنری انچارج صاحب، مکرم توصیف احمد مربی سلسلہ صاحب، مکرم بشارت احمد ثاقب خدام کے ساتھ لوگوں کی مدد کرتے رہے۔

کافی لوگوں نے فوڈ اسٹال کا وزٹ کیا اور کہہ کر گئے کہ آپ کا لوگو محبت سب کے لئے اور نفرت کسی سے نہیں بہت پسند آیا ہے آپ اس کی اصل حقیقت پیش کر رہے ہیں کئی دنوں سے لوگوں کی خدمت کر رہے ہیں۔

10. علاوہ ازیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام کو رات کے وقت بھی مختلف کیمپز میں جہاں متاثرہ لوگ ٹھہرے ہوئے ہیں انکی خدمت اور ڈیوٹی دینے کی توفیق مل رہی ہے۔ الحمدللہ علیٰ ذالک

دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں میں برکت عطا فرمائے اور آئندہ بھی ہمیں خدمت انسانیت کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرماتا رہے۔ آمین

صفدر نذیر گولیکی

مکرم ضمیر احمد ندیم کی یاد میں

چل نہیں سکتی کسی کی کچھ قضا کے سامنے

مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب کو مرحوم کہتے اور لکھتے سانس رکتی ہے اور کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ 56 سال کی عمر، خوب صحت مند و توانا، باسکٹ بال کا بہترین کھلاڑی، اللہ کا پیارا اللہ کو پیارا ہوگیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ مربی سلسلہ بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ آپ موصی تھے۔ ہر کام کو نہایت محنت ہمت اور توجہ سے کرتے۔

آپ حضرت خلیفۃ المسیح کے خاص مطیع، اچھے کھلاڑی، بہترین کارکن اور اچھے معالج تھے۔

آپ کا ایک ہی بیٹا ہے جو کہ واقف زندگی مربی سلسلہ (شعبہ تاریخ) ہے۔ مرحوم کے ساتھ پہلا رابطہ اس وقت ہوا جب وہ سکھر میں تعینات تھے، جماعتوں کے ساتھ رابطے دورے اور سخت ترین گرمی والے علاقے جیکب آباد میں رہنے والے احمدیوں کے ساتھ گہرا رابطہ، نومبائعین کے ساتھ تعلق۔ خاکسار جب بھی سندھ جاتا تو آتے جاتے سکھر رکتا۔

بڑا حادثہ

ایک مرتبہ خاکسار سکھر پہنچا تو موصوف کہنے لگے کہ کنڈیارو جانا ہے۔ میں نے کہا کہ میں نے بھی جانا ہے، طے پایا کہ کل اکٹھے جائیں گے چنانچہ اگلے دن ہم اکٹھے سکھر ویگن اڈے پر پہنچے، مجھے علم تھا کہ ضمیر صاحب بیٹھتے ہی سو جاتے ہیں اس لیے گنڈیریاں لے لیں۔ وہ تو ابھی ویگن چلی بھی نہ تھی کہ چوس لی گئیں۔ پھر مونگ پھلی لی تو میں نے کہا کہ آپ نے سونا نہیں یہ کھائیں۔

ہماری دونوں کی سیٹ ڈرائیور کے پیچھے والی تھی، ایک آدمی آیا جس نے درانتی بغل میں دبائی ہوئی تھی شاید چارہ کاٹنے جارہا تھا وہ ضمیر صاحب کے سامنے پھٹے پر بیٹھ گیا۔ اس قدر سواریاں ویگن میں بھر لی گئیں کہ سانس تک لینا مشکل ہوگیا۔ آخر ویگن چلی اور خوب رفتار سے دوڑی، سواریاں اترتی اور سوار ہوتی رہیں منزل سے 5,6 کلومیٹر پہلے ''ہلانی'' گاؤں ہے۔ وہاں ویگن کا ٹائر ڈاؤن ٹوٹ گیا اور گاڑی الٹ گئی مگر قلابازیوں کے بعد سیدھی ہوگئی۔

میں تو ضمیر صاحب کے ساتھ چپک گیا، شور وغل، دھواں، کوئی سمجھ نہ آئے کون بچا کون مرا، میں نے ہمت کر کے ضمیر صاحب کو باہر نکالا تو دیکھا کہ دائیں بازو کی جلد اوپر سے نیچے تک گہری کٹ گئی ہے۔ اور کچھ نہ ملا تو میں نے فوراً بیگ سے اپنی دھوتی اور شلوار لے کر ان کے بازو پر باندھی، کہنے لگے کہ مجھے نظر نہیں آرہا، میں نے کہا کہ ہمت رکھیں گھبرائیں نہیں اور مجھے ڈاکٹر بشیر صاحب (برادرم ڈاکٹر منور احمد بٹ صاحب فضل عمر) جن کی طرف ضمیر صاحب کو جانا تھا کا نمبر دیں، مکرم ضمیر صاحب نے نمبر بتایا اور میں نے ہاتھ پر لکھ لیا۔ میں نے ضمیر صاحب کا بازو پکڑ کر سڑک پار کی اور ہلانی جانے والی سواری کا انتظار کرنے لگے۔ اللہ نے فضل فرمایا اور ایک ٹرک آکر کھڑا ہوا جس کو ہم نے ہلانی جانے کے لئے کہا تو وہ مان گیا۔ اب ٹرک پر سوار ہونے کا مسئلہ تھا، ضمیر صاحب چونکہ بھاری جسم کے مالک تھے اور بازو بھی سخت زخمی تھا میں نے ان کو ازراہِ تفنن کہا کہ چل بھائی ماں کا جتنا دودھ پیا ہے آج ہمت کرکے اوپر چڑھ جاؤ۔ میں کیا دیکھتا ہوں کہ جو بازو زخمی تھا اسی سے زور لگا کر اوپر چڑھ گئے۔۔۔ واہ رے ہمت۔ ہلانی پہنچ کر ڈاکٹر کا پتہ کیا اور ایک ڈاکٹر کے پاس پہنچے جس نے اپنی دکان کے باہر ہی چارپائی پر لٹا کر بغیر بیہوش کئے شیشے کے ٹکڑے نکالے ریت صاف کی اور ٹانکے لگانے شروع کر دیئے اور تقریباً 15 سے 20 ٹانکے لگے، میں نے دیکھا کہ ضمیر صاحب نے ایک مرتبہ بھی بازو نہ ہلائی اور اف بھی نہ کی۔ میں نے ڈاکٹر بشیر صاحب آف کنڈیارو کو فون کیا اور صورتحال سے آگاہ کیا جس پر ڈاکٹر صاحب آگئے۔ ضمیر صاحب کے کپڑے خون سے لت پت تھے۔ ڈاکٹر صاحب دیکھتے ہی کہنے لگے ''نہیں، نہیں''۔ میں نے پوچھا کیا ''نہیں، نہیں''؟ مسکراتے ہوئے کہنے لگے کہ ہمارے گھر اتنی بڑی قمیض نہیں ہے جو مربی صاحب کو دی جاسکے۔ خیر کنڈیارو پہنچے جہاں ڈاکٹر صاحب نے ٹیٹنیس کا انجیکشن لگایا۔ میں نے ضمیر صاحب سے پوچھا کہ کیا ارادہ ہے تو کہنے لگے کہ دوپہر کا کھانا کھا کر واپس چلتے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے خوب آؤ بھگت کی اور پُر تکلف دعوت کی۔ کھانے کے بعد میں مورو (نوشہرو فیروز) کو روانہ ہوگیا اور ضمیر صاحب واپس پنو عاقل فوجی ہسپتال میں علاج کے لئے چلے گئے۔

آج بھی جب اس خطرناک جان لیوا حادثہ کے مناظر یاد آتے ہیں تو دل کانپ جاتا ہے۔ بس اللہ ہی محافظ ہے۔

جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے۔

بہترین کھلاڑی

باسکٹ بال کے بہترین کھلاڑی تھے رینجرز کی طرف سے بھی اعزازی ممبری ملی ہوتی تھی۔ بھرپور حصہ لیتے تھے محض ایک عام کھلاڑی نہ تھے بلکہ اپنی مہارت و ہنر دوسروں کو بھی سکھاتے تھے۔ ربوہ کے بیسیوں خدام کو باسکٹ بال سکھایا اور ان کی نگرانی کی اور اچھے کھلاڑی پیدا کئے۔

بہترین ورکر

میدان عمل میں ہر ایک سے رابطہ، ہر جماعت کا دورہ اور ہر فرد سے تعلق رکھتے، جب آپ کے پاس کوئی آتا تو اس کی خاطر مدارت میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھتے۔ پیار اور محبت کی فضا قائم رکھی۔ کبھی ناراض نہیں دیکھا۔ میرے ساتھ دو مرتبہ قادیان کے جلسے پر ڈیوٹی لگی، ہمیشہ بہت ہمت سے کام کرتے، سخت سردی میں بھی بروقت حاضر ہوتے اور پوری چُستی سے اپنی ڈیوٹی انجام دیتے، سستی کا نام بھی ان کے ہاں نہ تھا۔ فَجَزَاھُمُ اللّٰہُ اَحۡسَنَ الۡجَزَآءِ۔

جب سے ان کی ڈیوٹی دفتر کارپرداز میں لگی، آئے گئے سے رابطہ، تدفین کے وقت حاضر ہونا، متوفی کے خاندان سے اظہار ہمدردی کرنا اور اگر ربوہ میں ہیں تو ان کے گھر جاکر ملنا ان کا مستقل عمل تھا۔

قبرستان کی صفائی ستھرائی اور نگرانی بھی کمال درجہ کی تھی۔ دن میں بعض اوقات تین تین، چار چار جنازے بھی آجاتے اور بعض اوقات رات گئے بھی تدفین کا عمل ہوتا تو یہ حاضر ہوتے۔ وفات یافتہ کی اطلاع اپنے موبائل سے بروقت دیتے، ان کی طرف سے اطلاعات کا سلسلہ بغیر روک جاری رہتا، جماعت پر ہونے والے مظالم کی خبریں بھی شیئر کرتے، کوشش کرکے وفات یافتہ کی پرانی تصویریں بھی ڈھونڈ کر شیئر کرتے۔

اچھے معالج

ہومیوپیتھی کی ادویات کے بارے میں خوب علم تھا اور میدان عمل میں تو لوگوں کی ہمدردی میں ان کے علاج معالجے میں مصروف رہتے، گھر میں بڑی تعداد میں ادویات رکھی ہوتی تھیں۔

اچھے والد

اللہ تعالیٰ نے دو بچے عنایت فرمائے۔ مکرم فضل عمر محمود احمد کاشف صاحب اور بیٹی عتیقہ صاحبہ دونوں کی خوب تربیت کی، ایک ہی بیٹا اور وہ بھی واقفِ زندگی مربی بنایا۔ الحمد للہ

بیٹی کو بھی پڑھایا لکھایا، اچھی تربیت کی اور شادی کروائی اور اپنے فرائض سے سُبکدوش ہوئے۔

اچھے منتظم

جماعتی تنظیموں، خدام اور پھر انصار کی عاملہ کے مستقل ممبران میں سے تھے۔ کوارٹرز صدر انجمن کے زعیم محلہ بھی رہے، اپنے ٹینیور میں خوب کام کیا اور مجلس کی کارکردگی کو بہتر کیا۔ ورزشی مقابلہ جات میں بھی پیش پیش ہوتے۔

خلاصہ کلام یہ کہ سب کے ہمدرد، غمگسار، محنتی وجود تھے، اپنے بھائیوں اور ان کے بچوں کا بھی خیال رکھتے۔ اچھے خادم، اچھے ناصر، حاذق معالج، بہترین کھلاڑی، قابل منتظم اور قابل اعتماد دوست سے ہم محروم ہو گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو نعم البدل عطا فرماتا چلا جائے۔

ہو فضل تیرا یا رب یا کوئی ابتلا ہو
راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تیری رضا ہو
بلانے والا ہے سب سے پیارا
اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

جنازہ

جنازے میں تقریباً دو ہزار سے زائد افراد کی شرکت نے لوگوں کے ساتھ آپ کے اچھے تعلقات پر مہر ثبت کر دی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ خدا کے فضل سے موصی تھے، دارالفضل پرانے قبرستان میں آخری ایام گاہ میسر آئی۔ اللہ غریقِ رحمت فرمائے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 18 جون 2021ء کے خطبہ میں ان کا ذکر خیر فرمایا اور جنازہ غائب پڑھایا۔

حضور انور نے فرمایا

اگلا ذکر ہے ندیم احمد ضمیر صاحب کا جن کی 56 سال کی عمر میں وفات ہوگئی۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیۡہِ رٰجِعُوۡنَ۔ ان کو کینسر کی تکلیف تھی۔ ان کے پردادا رحیم بخش صاحب صحابی حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے 1897ء میں ان کے خاندان میں احمدیت آئی اور جب ان کے پردادا نے سنا کہ امام مہدی آگئے ہیں تو اپنے گاؤں شکار پور ماچھیاں جو ضلع گورداسپور میں ایک گاؤں تھا وہاں سے قادیان جلسہ کی شرکت کے لئے گئے اور بیعت کر لی پھر اپنے ایک عزیز کو بتایا، مہر ندیم صاحب کو، وہ بھی گئے، انہوں نے بھی بیعت کر لی اور پھر ان کی تبلیغ سے تقریباً پورا گاؤں ہی احمدی ہو گیا۔ اِنہوں نے (ضمیر صاحب) نے جامعہ پاس کرنے کے بعد اصلاح وارشاد مقامی کے تحت کچھ عرصہ میدانِ عمل میں کام کیا پھر دفتر منصوبہ بندی کمیٹی میں ان کی تقرری ہوئی پھر نظارت اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے تحت خدمت کی توفیق ملی، 2005ء سے وفات تک یہ معاون ناظر وصیت شعبہ استقبالیہ تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک بیٹے اور بیٹی سے نوازا ہے ان کے بیٹے بھی مربی سلسلہ ہیں۔ تعلقات بھی ان کو خوب بنانے آتے تھے، کھلاڑی بھی اچھے تھے باسکٹ بال کے، اس وجہ سے تعلقات ہوتے تھے اور تعلق کو جماعت کے لئے استعمال بھی کرتے تھے اور فائدہ بھی اٹھاتے تھے۔ تہجد گزار تھے، اللہ تعالیٰ پہ توکل بہت زیادہ تھا، مشکل وقت میں فوراً دو نفل پڑھنا اور فوراً خلیفہ وقت کو خط لکھنا ان کی عادت تھی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اِن کی دعاؤں اور نوافل کو اللہ تعالیٰ قبول بھی فرماتا تھا۔

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء
درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

رپورٹ۔ چوہدری طاہر احمد گل۔ بیلجیئم

بیلجیئم میں تباہ کن سیلاب اور خدمتِ خلق

”مرا مطلوب و مقصود و تمنا خدمتِ خلق است“

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّاسمہ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور اپنے بنی نوع کی

(ازالہ اوہام، روحانی خزائن جلد 3 صفحہ 550)

پس خوش قسمت ہیں ہم جنہوں نے زمانے کے امام کو مانا جس کو خدا تعالی نے زمانے کی اصلاح کے لئے اُس وقت بھیجا جب دینا میں ہر طرف خود غرضی کا دور دورہ تھا اس امام کو ماننے کی وجہ سے اللہ تعالی نے ہمیں ان بُرائیوں سے بچنے کے راستے دکھادیئے۔ اب ہم احمدی مخلوق کی ہمدردی میں ہر وقت کوشاں ہیں۔ اللہ تعالی کے فضل سے جماعت احمدیہ بیلجیئم کو گزشتہ ہفتہ سے مخلوق کی ہمدردی کے جذبہ کے تحت ان فرائض کی ادائیگی کے لئے حتی المقدور کوشش میں مصروف عمل ہے۔

بیلجیئم کے ریجن لیئج میں جو جرمنی کے بارڈر سے منسلک ہے مؤرخہ 14 جولائی بروز بدھ کو تباہ کن سیلاب آیا۔ جس نے اس پورے ریجن کے نظام کو دھرم بھرم کر دیا، اس سیلاب سے ستر ہزار سے زائد گھر متاثر ہوئے، سنتیس لوگ وفات پا گئے اور سو سے زیادہ لوگ گم شدہ ہیں۔ اسی طرح مؤرخہ 24 جولائی بروز ہفتہ شام کے وقت دوسری جگہ نامن ریجن میں بھی سیلاب آیا۔ اس مشکل وقت میں اللہ تعالیٰ کے خاص فضل و احسان اور خلیفۂ وقت کی دعاؤں کی برکت سے جماعت احمدیہ بیلجیئم کو دن رات انسانیت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

مؤرخہ 15 جولائی تا 27 جولائی تک کی رپورٹ

1. مؤرخہ 15 جولائی بروز جمعرات مکرم ڈاکٹر ادریس احمد امیر جماعت اور مکرم انور حسین نائب امیر مع خدام متاثرہ علاقہ میں پہنچے اور وہاں جماعت کی طرف سے تین سو سے زائد لوگوں کے لئے کھانا بھی پہنچایا گیا جو لیئج، اُوپن کی مجالس کے خدام نے ایک لوکل تنظیم کے ساتھ مل کر لوگوں میں تقسیم کیا۔

2. مؤرخہ 16 جولائی بروز جمعہ مکرم توصیف احمد مربی سلسلہ و صدر مجلس خدام الاحمدیہ اور مکرم بشارت ثاقب چیئر مین ہومینٹی فرسٹ دس خدام کے ساتھ ویروییئے شہر گئے جہاں ایک لوکل تنظیم کے ساتھ مل کر متاثرہ لوگوں کے لئے آئے ہوئے سامان کے ٹرک خالی کئے اور مختلف امور میں مدد کی۔

3. مؤرخہ 17 جولائی بروز ہفتہ مکرم توصیف احمد مربی سلسلہ و صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم حامد قریشی مہتمم خدمت خلق کے ہمراہ 55 خدام کی ٹیم کے ساتھ ویروییئے شہر پہنچے، جہاں مکرم ڈاکٹر ادریس احمد امیر جماعت بھی تشریف لائے انہوں نے خدام کو مختصر نصائح فرمائیں اور فرمایا کہ جو اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے حب الوطن من الایمان آج ہم سب اسے عملی رنگ میں پورا کرنے کے لئے یہاں جمع ہوئے ہیں، اور ہم نے اس مشکل وقت میں اپنے ملک کے لوگوں کے ساتھ کھڑا ہونا ہے اور ہر ممکن مدد کرنے کی کوشش کرنی ہے۔ بعد ازاں محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور تمام خدام کو مختلف ٹیموں میں تقسیم کر کے مختلف مقامات پر بھیج دیا گیا۔ مکرم امیر صاحب، مکرم صدر مجلس خدام الاحمدیہ، مکرم نائب امیر صاحب مختلف خدام کے ساتھ مل کر لوگوں کی مدد کرتے رہے، جس میں لوگوں کے گھروں کا سامان اور مختلف عمارتوں کو خالی کیا گیا جس میں اسکول اور مختلف دفاتر شامل ہیں۔ اس پروگرام میں ہومینٹی فرسٹ کی طرف سے تمام افراد جماعت اور دوسرے لوگوں میں کھانا تقسیم کیا گیا۔ وقارِ عمل کے دوران ایک ایسا واقعہ پیش آیا جس سے پتہ چلا کہ خدمت خلق کے کام کرتے ہوئے خدا تعالیٰ لوگوں کے دلوں کو کس طرح چند منٹ میں پھیر دیتا ہے۔ ہم نے ایک ضعیف خاتون کو مدد کی پیش کش کی تو اس نے فوراً انکار کر دیا اور کچھ نفرت کا اظہار بھی کیا اور وہ ہمیں پسند نہیں کر رہی تھیں، جب اس نے تمام خدام کو خدمت کرتے دیکھا، اور بعد میں کہنے لگیں کہ میرا گھر خالی کروانے میں مدد کر دیں، جب خدام نے ان کی مدد کی ان کے گھر کو مکمل صاف کیا۔ آخر میں وہ آبدیدہ ہو کر کہنے لگیں۔ کسی بیلجئن نے میری مدد نہیں کی، اور آپ لوگوں نے میری مدد کی ہے، پھر کہا کہ

بقیہ صفحہ 6 پر

چھوٹی مگر سبق آموز بات

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا ہے کہ جب تم تین ہو تو تم میں سے دو الگ سرگوشی نہ کریں جب تک کہ دوسرے لوگوں کے ساتھ نہ مل جاؤ کیونکہ اس طرح تیسرے آدمی کو رنج ہوسکتا ہے۔

(مسلم کتاب الاسلام باب تحریم مناجاۃ)

ہماری ذاتی اور جماعتی محافل میں اس بات کو مدنظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم میں دو یا چند اپنی لوکل زبان میں گفتگو شروع کر دیں۔ تا کہ کسی کو گمان نہ ہو کہ ہمارے خلاف ہو رہی ہے۔ ایسے مواقع پر قومی زبان میں گفتگو کرنی بہتر ہوتی ہے۔

خالد محمود شرما۔ کینیڈا

طلوع وغروب آفتاب

06 اگست 2021ء	طلوع فجر	غروب آفتاب
مکہ مکرمہ	04:34	18:57
مدینہ منورہ	04:27	19:03
قادیان	04:17	19:21
ربوہ	03:57	19:01
اسلام آباد ٹلفورڈ	04:06	20:41